OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کے اسباب اور سیرت طیبہ کی روشنی میں تدارک: ضلع فیصل آباد سے متعلق نوجوانوں سے ایک سروے

Reasons for increasing Delinquency among Youth and its Remedy in the light of *Sīra* of the Prophet: A Survey of Youth in District Faisalabad

Dr. Shazia Ramzan
Chairperson, Department of Islamic Studies, University of Agriculture, Faisalabad
Ainee Rubab
Lecturer, Islamic Studies, Arid Agriculture University, Rawalpindi

Abstract

Islam is a religion of peace which provides excellent rights to the all segments of the society. If these principles of Islam are implemented in true spirit among the individuals, it will construct an ideal society. Unfortunately, lack of attention in inculcation of Islamic values towards the children brought-up provoke the different problems in the society and when these children attained the age of youth, they incline towards negative activities. This research article highlights the footprint of the Holy Prophet (PBUH) for an ideal society. The research article will also dig out the reasons behind the declining cultural values in the youth.

Keywords: Youth, Indecency, Remedy

تمہید

موجودہ دور میں مغربی سوچ کا غلبہ ہے اس نے اِنسانیت پر بہت زیادہ اثرات مرتب کیے ہیں اور اس کی وجہ سے ہماری روایات اور اخلاقی اقدار بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے معاشرتی حوالے سے بہت زیادہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں لیکن سب سے زیادہ متاثر نوجوان طبقہ ہوا ہے۔ معاشرے میں نوجوان نسل ریڑھ کی مانند ہوتی ہے جو قوموں کی ترقی میں بہت اہم

CC BY

کردار ادا کرتی ہے لیکن جب یہ نوجوان خواب غفلت میں چلے جائیں تو قوموں کا عروج زوال میں بدل جاتا ہے۔ بے حیائی اور فحاشی فروغ پذیر ہوئی ہے۔ اس سے نہ صرف انسانیت پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ وہ نوجوان نسل جس نے مستقبل میں اہم ترین ذمہ داریاں ادا کرنا ہیں وہ اخلاقی لحاظ سے کردار و عمل کی اس پختگی سے محروم ہیں جو سوسائٹی کو مضبوطی سے ہمکنار کرانے کیلئے ضروری ہے تو ہمیں ان عوامل کو ضرور زیر بحث لانا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمارے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نوجوانی میں بھی صبر و برداشت اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس میں بے راہ روی کا عنصر ہو۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ فضائل سے نوازا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جوانی میں ہی وہ لوگ جو آپ ﷺ کے بہت زیادہ دشمن تھے، آپ ﷺ کو ہر طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے لیکن اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے اس لئے آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے اور جب آپ کو نبوت ملی تو وہ آپ کی بات سننے کو تیار نہ تھے تو پھر آپ ﷺ نے اپنی نبوت سے پہلی والی زندگی کو پیش کیا تو اس ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آپ کی اس زندگی پر کوئی بات کر سکتے۔ ایک مسلم نوجوان کو کیسا ہونا چاہئے اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ نے کچھ اصول بتائے ہیں ان میں ایک تعلیم و تربیت، دوسرا دعوت و تبلیغ اور تیسرا جہاد اور چوتھا زہد و تقویٰ ہے۔

1۔ تعلیم و تربیت

2۔ دعوت و تبلیغ

3۔ جہاد

طریقہ تعلیم وتربیت

نبی کریم ﷺ کا تعلیم دینے کا طریقہ بہت آسان اور سہل تھا۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے اس کی استعداد کے مطابق کام لیتے تھے۔ تعلیم و تربیت دینے کے لئے دو گروہ بنائے گئے تھے۔ ایک عام صحابہ اور دوسرے اصحاب صفہ۔ ان میں چاروں خلفاء راشدین، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت بلالؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ حضرت ارقمؓ، حضرت سعیدؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زید ابن ثابتؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی ابن کعبؓ اور کئی صحابہ کرام تھے۔[1] آپ ﷺ تعلیم کو حسن کردار کی روشنیوں سے منور فرماتے تھے اس لئے اسلامی تعلیمات میں تعلیم اور تربیت لازم و ملزوم ہیں۔ عرب کے قبائل ایک ایک کر کے آتے اور نبی کریم ﷺ سے تعلیم حاصل کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں میں تعلیم کا فہم پیدا کرتے۔ ارشاد ہے کہ جس سے خدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔[2] جنگ بدر کے جن قیدیوں سے جن بچوں کو لکھائی پڑھائی کا اہتمام کیا گیا تھا ان میں ایک نوجوان زید بن ثابتؓ بھی تھے جن کی ذہانت اور خوشخطی سے آپ ﷺ متاثر ہوئے اور اپنا پرسنل سیکرٹری بنا دیا جن کو فارسی، حبشی، یونانی اور عبرانی زبانوں میں مہارت حاصل تھی اور عبرانی محض 17 دن میں سیکھ لی تھی۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ کے دیگر لکھنے والے بھی اکثر نوجوان تھے مثلاً حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت ابن مسعودؓ وغیرہ تھے۔ اسی طرح دیگر اہم ذمہ داریاں بھی اکثر جوانوں کو سپرد کی جاتی تھیں۔ مثلاً حضرت اسامہ بن زیدؓ کئی بار فوج کے سپہ سالار مقرر کئے گئے۔ جب جنگ خیبر ہوئی تو اس میں حضرت علیؓ کو اس معرکہ کا افسر بنایا گیا جو تقریباً 25 سال کے جوان تھے اور انہیں گورنری اور قضاء جیسے حساس اور اہم عہدے بھی سونپے گئے تھے۔ اسی طرح حضرت عمرو بن حزمؓ کو اہل نجران کا گورنر بنایا گیا تھا جو صرف 17 سال کے جوان تھے۔[3]

دعوت و تبلیغ

تبلیغ کا معنی پیغام کو پہنچا دینا ہے(المنجد) ارشاد باری تعالیٰ ہے:"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ "۔ [4] اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرما دیں۔ ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ [5] اور تم میں سے ایک ایسا گروہ ہو جو بھلائی کی طرف بلائے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، "(مشکواۃ)اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اللہ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو بحفاظت دوسروں تک پہنچایا"۔ [6] دعوت و دین وہ میدان ہے جس میں خدمات سرانجام دینے کے لئے اللہ نے ان برگزیدہ ہستیوں کو منتخب کیا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: اصحاب محمد ﷺ کی سنت پر چلو۔ وہ امت کے سب سے بہتر لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور آنے والی نسلوں تک اپنا دین پہنچانے کے لئے چن لیا تھا۔ [7]

جہاد

جہاد کے معنی: کوشش کرنے کے ہیں۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ [8] اپنی جانوں اور اموال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے، لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دور کے چند نامور نوجوان

حضرت رافع بن مالکؓ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد شہر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں سے مشاورت کے بعد ایک شہری نظام قائم کیا جس سے شہر کے تمام لوگوں کی حفاظت کا انتظام ہو سکے۔ بیعت عقبہ کے بعد اور ہجرت سے قبل آپ کی دعوت دین کی وجہ سے ایک سو کے قریب افراد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ [9] حضرت ارقمؓ نے دعوت دین کے لئے اپنا گھر وقف کر دیا۔ اس گھر کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ یہ سب سے پہلا گھر تھا جس کو دعوت اسلام کے لئے منتخب کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ [10]

حضرت جعفرؓ نے اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی فصاحت و بلاغت کے ذریعے بھرپور کردار ادا کیا۔ حضرت جعفرؓ کے مدبرانہ اور حکیمانہ الفاظ نے شاہ حبشہ کا دل جیت لیا۔ حضرت زبیر بن العوامؓ کا شمار بھی جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر کو اپنا حواری کہا۔ آپؓ 15 سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ صحیح بخاری میں ہے:ان لکل نبی حواری، وان حواری الزبیر۔ [11] بے شک ہر نبی کا ایک مددگار ہے اور میرے مددگار زبیرؓ ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اسلام کی راہ میں سب سے پہلا خون انہوں نے بہایا۔ [12] حضرت سعدؓ کی وجہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: جب سیدنا عمرؓ مسلمان ہوئے تو قریش کو خبر نہ ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: مکہ میں سب سے زیادہ خبریں پھیلانے والا کون ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ وہ جمیل بن معمر جمحی ہے۔ سیدنا عمرؓ فوراً اس کی طرف چل دیئے، میں ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ میں سمجھ بوجھ کی عمر میں تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے میں دیکھ رہا تھا۔ سیدنا عمرؓ جمیل کے پاس پہنچ گئے۔ [13]

حضرت علیؓ مکہ مکرمہ کے امی معاشرے کی ان ممتاز شخصیتوں میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ یہ بچپن سے ہی علم سے ان کی محبت اور شغف کی دلیل ہے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مدینہ جا کر با قاعدہ اسلام کی دعوت دی۔ جب بیعت عقبہٰ اولیٰ ہوتی ہے اور اس میں موجود بارہ افراد مدینہ واپس جا کر اسلام کی اشاعت کرتے ہیں تو انہیں کسی صاحب علم فرد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسے فرد کی درخواست کرتے ہیں جو انہیں دین سمجھائے اور اور قرآن کی تعلیم دے۔ آپ ﷺ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بھیجتے ہیں۔[14]

اسلام کی راہ میں حضرت صہیب بن سنان رومیؓ نے بڑا سخت عذاب برداشت کیا۔ آپؓ کے جسم پر لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں لٹادیا جاتا اور کفر کی طرف لوٹنے کا کہا جاتا۔ یہ عذاب اتنا سخت ہوتا کہ بے ہوشی میں یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ کیا ل بول رہے ہیں۔[15] اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے دور میں بہت سے مشہور نوجوان موجود تھے جنہوں نے دین کی سربلندی کے لئے اپنی خدمات سر انجام دیں ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:۔حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت عمرو بن عاصؓ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت ضرار بن ازور اسدیؓ، حضرت سعید بن العاصؓ، حضرت عبداللہ بن جحشؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت عکرمہؓ، حضرت مثنیٰ بن حارثہ شیبانیؓ، حضرت نعمان بن مقرنؓ، حضرت شرجیل بن حسنہؓ، حضرت قعقاع بن عمروؓ، وغیرہ

نوجوانوں میں بے راہ روی کے اسباب

اس سلسلہ میں ضلع فیصل آباد میں ایک سروے کیا گیا جس کے اندر نوجوان طبقہ جن کی عمریں 15 سے لے کر 22 سال کے درمیان تھیں، ان سے پوچھا گیا کہ آخر آج کے نوجوانوں میں اتنی بے راہ روی کیوں ہے اور اس کے اندر وہ چیزیں پائی جاتی ہیں جن کا ہمارے مذہب سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ اس سلسلہ میں 350 لوگوں سے سوال کیا گیا کہ نوجوانوں میں بڑھتی بے راہ روی کی وجوہات کیا ہیں؟ تو جو اسباب سامنے آئے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ دین سے دوری

اسلام ایک عملی مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ساتھ یہ المیہ ہے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں لیکن اللہ کی نہیں مانتے۔ ہمارا دین صرف کتابوں میں سمٹ کر رہ گیا ہے۔ اگر سکول و کالج میں اسلامیات کی کلاس ہوتی بھی ہے تو اس طرح سے نئی نسل کو دین کے بارے میں آگاہ نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے نوجوان نسل دین سے بہت زیادہ رغبت رکھ سکے۔

2۔ سوشل میڈیا کا استعمال

نوجوانوں میں سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ نوجوان نسل ہر وقت فیس بک، یوٹیوب، انسٹا گرام، وٹس ایپ اور وی لاگ میں نظر آتے ہیں اور اس کی وجہ سے معاشرے پر بہت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نوجوان نسل نے خود کو سوشل میڈیا کی مصنوعی روشنیوں میں گم کر لیا ہے جو درحقیقت گمراہی کے اندھیروں کی طرف لے جاتی ہے۔

3۔ماں باپ سے دوری

آج کل ماں باپ کے پاس بچوں کو دینے کے لیے وقت نہیں ہوتا۔ ماں باپ دونوں نوکری کرتے ہیں۔ شام کو وہ تھکے آتے ہیں ان کی اپنی دنیا ہوتی ہے اور وہ آکر موبائل اور ٹی وی پر منہک ہو جاتے ہیں اور بچوں کو وقت ہی نہیں دے پاتے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ گھر میں جوائنٹ فیملی سسٹم ہوتا تھا گھر میں دادا دادی ہوتے تھے بچے ان کے ساتھ وقت گزار لیتے تھے۔ اب جوائنٹ فیملی

سسٹم ختم ہو گیا ہے۔ بچے اپنی باتیں کسی سے شیئر نہیں کرتے اس طرح ماں اور باپ کے درمیان بھی فاصلہ پیدا ہو گیا ہے۔ نوجوان نسل اس وجہ سے گوشہ نشینی اختیار کرنے لگی ہے۔

4۔ گمراہ لوگوں کی صحبت

بے راوی کا ایک اور سبب ایسے دوست یا سہیلیاں ہوتی ہیں جن کی صحبت بری ہوتی ہے۔ جب ان کو گھر میں وقت نہیں ملتا تو وہ لوگ ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر نہ صرف ان کی سوچ اور رویے بدل جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات جرائم کے ارتکاب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔مثل الجليس السوء كنافخ الكير أما أن يحرق ثيابك وأما أن تجد منه رائحة كريحة۔ برے مجلسی کی مثال لوہار کی بھٹی کی طرح ہے یا تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گی یا پھر تو اس کے دھوئیں کو چکھ لے گا۔

5۔ مخلوط تعلیم

تعلیم کی اہمیت سے کون شخص انکار کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک ہے: علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں مخلوط تعلیم کا رواج ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ پڑھتے اور سماجی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں اور اس سے ان کے جذبات ابھرتے ہیں اور پھر وہ بے راہ روی والی سمت میں چلے جاتے ہیں۔ آپس میں دوستیاں کرتے ہیں حالانکہ ان کو نہیں پتہ کہ اسلام میں لڑکے اور لڑکی کا آزادانہ میل جول پسند نہیں ہے۔ دانش گاہوں میں آزادانہ مردوخواتین کا اختلاط کئی سماجی مسائل کا پیش خیمہ ہے جس کی وجہ سے بے راہ روی فروغ پانے لگی ہے۔

6۔ نکاح میں تاخیر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: النكاح سنتي فمن رغبا ليس مني ۔ نکاح کرنا سنت ہے پس جس نے نکاح نہیں کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں کچھ ایسے معیارات مقرر ہو چکے ہیں کہ یہ یہ چیزیں ہوں گی تو ہی نکاح ہو گا جس کی وجہ سے والدین میں استطاعت نہ ہونے پر لڑکیوں کی عمریں بڑھ جاتی ہیں اور دوسری طرف وہ سوشل میڈیا کا بے جا استعمال کرتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں وہ زنا اور اس طرح کی برائیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

7۔ منفی کتابوں اور فحش مواد کا استعمال

نوجوانوں کی بے راہ روی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اب انٹرنیٹ پر وافر مقدار میں فحش مواد کے علاوہ ایسے رسائل، مجلات اور کتابیں دستیاب ہیں جو ان کے اندر منفی رجحانات کو بڑھا دیتے ہیں انہیں اخلاق رزیلہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور اس طرح وہ کفر اور فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

8۔ جرم وسزا کا کمزور نظام

ہمارے معاشرے میں جرائم کی روک تھام کے لئے قانون تو موجود ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں کروایا جاتا۔ جرم وسزا کے کمزور نظام کی وجہ سے جرائم پیشہ عناصر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان میں جرم کرنے کا عزم اور بڑھ جاتا ہے۔

دین سے دوری

	Frequency	Percent	Valid Percent

Yes	28	73.68	77.7
No	10	26.31	22.2
Total	38	100	100

سوشل میڈیا کا استعمال

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	40	72.72	77.7
No	15	27.27	22.2
Total	55	100	100

ماں باپ سے دوری

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	28	66.66	77.7
No	14	33.33	22.2
Total	42	100	100

گمراہ لوگوں کی صحبت

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	28	70	77.7
No	12	30	22.2
Total	40	100	100

مخلوط تعلیم

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	39	75	77.7
No	13	25	22.2
Total	52	100	100

نکاح میں تاخیر

	Frequency	Percent	Valid Percent

Yes	33	73.33	77.7
No	12	26.66	22.2
Total	45	100	100

منفی کتابوں کا استعمال

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	27	69.23	77.7
No	12	30.69	22.2
Total	39	100	100

جرم و سزا کا کمزور نظام

	Frequency	Percent	Valid Percent
Yes	22	73.33	77.7
No	8	26.66	22.2
Total	30	100	100

سفارشات

نوجوانوں میں دین کی تعلیم کو فروغ دیا جائے۔ ماں باپ اور بچوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ نوجوانوں کی کردار سازی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نئی نسل کے لئے عملی کاوشیں بروئے کار لائی جائیں۔ جامعات میں نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کے لئے ایسے فورم تشکیل دیئے جائیں جن کے ذریعے وہ خود کو منفی سرگرمیوں سے دور رکھ سکیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر باکردار مشاہیر کے کارناموں پر تحریریں اور ڈرامے تیار کیے جائیں۔ ماں جسے ایک مکتب اور پہلی درسگاہ کا درجہ حاصل ہے، اس کے کردار کو کردار سازی کے حوالے سے مضبوط بنایا جائے۔ انٹرنیٹ پر فحش مواد تک رسائی ریاستی قوت کے ساتھ ناممکن بنائی جائے۔ معاشرتی سطح پر کردار سازی کو مشن کے طور پر اپناتے ہوئے اس میں نوجوان نسل کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ بے حیائی اور بے پردگی کی جانب راغب کرنے والی ایپس پر پابندی لگائی جائے۔ والدین بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کو سختی سے مانیٹر کریں۔ مساجد اور عبادت گاہوں کے کردار کو مضبوط بناتے ہوئے کردار سازی میں شریک کیا جائے۔

خلاصۂ بحث

جہاں تک نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کے رجحانات کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمی سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کی یلغار نے ایک سونامی کا روپ دھار کر مشرقی اقدار اور روایات کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔ اس طوفان کو روکنے کیلئے دنیا کے کئی ممالک نے کامیاب کوششیں کی ہیں جس کی وجہ سے ان کی معاشرتی اقدار آج بھی برقرار ہیں۔

دور کیوں جائیں ہمارے پڑوسی ملک ایران اور چین نے متعدد ایسے اقدامات اٹھائے ہیں جن سے ان کا ثقافتی تشخص آج تک محفوظ ہے۔ پاکستانی سوسائٹی کو بھی اپنی مذہبی، دینی اور مشرقی اقدار کے تحفظ کیلئے سوشل میڈیا کنٹرول کا پائیدار نظام وضع کرنا ہوگا۔ اگرچہ قومی سطح پر متعدد ویب سائٹس کو بلاک کر دیا گیا ہے اور ایسے مواد کی روک تھام کیلئے مسلسل کاوشیں بروئے کار لائی جا رہی ہیں جس سے نئی نسل اخلاقی انحطاط کا شکار ہو سکتی ہے۔ تاہم پروکسی ایپس کے ذریعے آسانی سے ممنوعہ ویب سائٹس تک رسائی اب بھی ممکن ہے۔ یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست کو اپنی اقدار و روایات کے تحفظ کیلئے ایک بااختیار ادارہ قائم کرنا چاہیئے جو نوجوانوں کی کردار سازی اور انہیں مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرانے میں اپنا کلیدی کردار پورے اختیارات کے ساتھ استعمال کرے۔ سکول کی سطح پر نصاب میں ایسی ہستیوں کے ابواب شامل کیئے جائیں جنہوں نے نوعمری اور جوانی میں کردار کی مشعل جلاتے ہوئے ایسے سنہری کارنامے سرانجام دیئے کہ رہتی دنیا تک انہیں یاد رکھا جائے گا۔ تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ مساجد اور دینی مدارس میں کردار سازی کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دی جانی چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر تربیت کا اولین اور مضبوط استعارہ ماں کی گود ہے اگر آج بھی ماں کی گود جیسی تربیت گاہ اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دے تو کوئی وجہ نہیں کہ باکردار اور اعلیٰ اخلاقی معیارات سے متصف نوجوان معاشرے کو نہ دیئے جا سکیں۔ ہمیں میڈیا پر مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید کے کلچر سے بھی اجتناب برتنا ہوگا کیونکہ بدقسمتی سے ٹی وی پر نشر ہونے والے زیادہ ڈرامے اخلاقی انحطاط کا سب سے بڑا ذریعہ بن رہے ہیں۔ ہمیں قرآن و سنت سے نئی نسل کو ہم آہنگ کرتے ہوئے معاشرتی سطح پر اعلیٰ اخلاقی اقدار کے تحفظ پر بھی بھرپور توجہ دینا ہوگی۔

References

[1] Ibn Ṣ'ad Abū Abdullah Muhammad Ibn Ṣ'ad al-Baṣrī, *Tabqāt Ibn-e-Ṣ'ad*, trans. Abdullah Amadi (Karachi: Dār al-Ishā'at, 2003), 1:379.
[2] Imām Muhammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Saḥīḥ al-Bukhārī: Kitāb al-'Ilam* (Al-Riādh: Dār al-Salām al-Ashar wa al-Touzī', 1999), Ḥadīth no:10, 16.
[3] Yousaf Ibn Abdullah Ibn Abd al-Bar, *Al-Iste'āb* (Miṣr: Maktabah Muṣṭafā Muhammad, 1939), 2:510.
[4] Al-Mā'idah 5:67.
[5] Al-'Imrān 3:104.
[6] Imām Abū Dā'oud Sunan *Abū Dā'oud: Kitāb al-'Ilam* (Al-Riādh: Dār al-Salām al-Ashar wa al-Touzī', 1999), Ḥadīth no: 3660, 525.
[7] Ibn al-Aseer Abū al-Sādāt al-Mubārak Ibn Muhammad, *Jamia al-Asool fī Aḥādees al-Rasool*, ed. Abd al-Qādir al-Arnaout (Maktabah al-Halwani Dār al-Biyān), 1:292.
[8] Al-Nisā' 4:95.
[9] Dr. Muhammad Hameedullah, *Hazrat Muhammad SAW* (Lahore: Urdu Ma'āraf Isāamiya), 9:214.
[10] Muhammad Ibn Sa'eed, *Al-Warā wa al-Bara fī al-Islām min Mafāteehim Aqeedat al-Salaf* (Riādh: Dār al-Tayyaba, n.d), 161.
[11] Al-Bukhārī, *Saḥīḥ al-Bukhārī*: *Bāb Gazwa al-Khandaq* (Damashq: Dār Touq al-Najah, 1422H), Ḥadīth no: 4113.
[12] Yousuf Ibn Abdullah al-Qurṭubī, *Al-Iste'āb* (Beirūt: Dār al-Ḥail, 1412H), 2:511.
[13] Dr. 'Alī Muhammad al-Ṣalabī, *Seerat-e-'Umer Fārooq*, trans. Nadeem Shahbāz (S'audī 'Arab: Dār al-Salām, n.d), 1:64-65.
[14] Ahmad Ibn Yaḥyā al-Balazrī, *Ansab al-Ashrāf*, 9:206.
[15] Ibn Hasham, *Al-Seerah al-Nabavia*, 1:485.